گرامی سے مالا مال رہا ہے۔ ساتویں صدی ہجری میں اس میں جن حضرات نے معرفت و ادراک اور مشیخت و طریقت میں خاص شہرت حاصل کی، ان میں حضرت شیخ فریدالدین مسعود شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کا اسمِ گرامی لائق تذکرہ ہے۔ وہ پنجاب ہی میں پیدا ہوئے اور پنجاب ہی کو تبلیغِ دین کا مرکز بنایا اور پنجاب ہی کے ایک مقام پاکپٹن میں محوِ استراحت ہوئے۔

شیخ فرید وہ بزرگ تھے جو پنجابی کے بہترین شاعر بھی تھے، ان کا کلام اپنے اندر بڑی معنویت رکھتا ہے۔ یہ عارفانہ کلام ہے جس میں شعریت کی چاشنی بھی ہے اور زبان کی مٹھاس بھی!

پروفیسر محمد آصف خاں نے اُسے بڑی محنت اور کاوش سے مرتب کیا ہے، اس کے لیے وہ شکریے کے مستحق ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی محنت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ انھوں نے عربی، فارسی، اردو، انگریزی، ہندی اور پنجابی کی جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے، ان کی تعداد ۱۴۰ تک پہنچتی ہے، جن میں سات کتابیں قلمی ہیں۔ پنجابی ادبی بورڈ نے اسے شائع کرکے بڑی خدمت انجام دی ہے۔

"آکھیا بابا فرید نے" ۴۲۸ صفحات پر مشتمل ہے، جن میں ابتدا کے ۱۴۰ صفحات پنجابی نثر میں ہیں، ان صفحات میں کتاب کی اہمیت، بابا فرید کے حالات، ان کا کلام اور اس کی معنوی حیثیت، ان کے آبا و اجداد اور دیگر بہت سے عمدہ معلومات جمع کردیے گئے ہیں، اس سے کتاب کی تصنیف میں پروفیسر محمد آصف خاں اور ان کے ساتھیوں کی بے پناہ محنت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے، اور اس کے مطالعہ سے بہت سی نئی باتیں قاری کے علم میں آتی ہیں۔ لیکن کتاب کے فاضل مصنف اور بورڈ کے معزز حضرات کی خدمت میں ہم نہایت ادب سے عرض کریں گے کہ انھوں نے پنجابی نثر میں جو زبان استعمال کی ہے، وہ کچھ اس انداز کی ہے کہ اس کو پڑھنے اور سمجھنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔ زبان وہی لکھنی چاہیے جو مروّج ہو اور جسے ہر پنجابی، آسانی سے پڑھ اور سمجھ سکے۔ امید ہے، پنجابی ادبی بورڈ کے فاضل دوست آئندہ اپنے قارئین کے مزاج اور قوتِ فہم کا خیال رکھیں گے ــــ علاوہ ازیں مصنف کو یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اسی قسم کی زبان کو ذریعۂ اظہار بنایا جائے، جس قسم کے موضوع یا شخصیت پر اُسے لکھنا مقصود ہو۔

دیس پردیس

مصنف : سلیم خاں گمی

ناشر : پاکستان پنجابی ادبی بورڈ، ۸۵ لارنس روڈ، لاہور

صفحات ۱۴۰ - قیمت ۱۱ روپے

اس کتاب کی حیثیت سفرنامے کی ہے - جناب سلیم خاں گمّی نے ۱۹۷۸ء میں بی، بی، سی، لندن کے دفتر میں ٹریننگ کے سلسلے میں اسلام آباد سے لندن کا سفر کیا - اس میں انھوں نے ویزا کے حصول سے لے کر آخر تک کی تمام روئیداد پنجابی زبان میں بیان کی ہے - یہ سفرنامہ دلچسپ اور معلوماتی ہے - سفر کے لیے پاکستان سے ضروری اشیا کی خرید و فروخت، جہاز کا سفر، راستے کے واقعات، لندن میں ورود، وہاں کی ادبی مجلسوں کا ذکر اور ان میں شمولیت، مختلف افراد سے میل جول اور لطائف، تمام چیزیں بڑی سلیس اور عام فہم پنجابی زبان میں تحریر کی ہیں۔ اسلوبِ کلام کچھ ایسا ہے کہ شروع سے آخر تک کہیں اکتاہٹ محسوس نہیں ہوتی، ہر مقام پر دلچسپی برابر قائم رہتی ہے - زبان وہی لکھی ہے جسے ہم آسانی سے پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں -

پنجابی زبان میں ہمارے اسلاف نے بہت کام کیا ہے، تفسیر، حدیث، فقہ، ادبیات اور بعض دیگر علوم کو نہایت خوب صورتی سے پنجابی کے قالب میں ڈھال دیا ہے، لیکن وہ ایسی پنجابی ہے، جس کو ہر شخص آسانی سے پڑھ بھی سکتا ہے اور سمجھ بھی سکتا ہے -

گمّی صاحب نے بھی اپنا سفرنامہ "دیس پردیس" آسان اور عام فہم اسلوب میں تحریر کیا ہے اور قابلِ مطالعہ ہے - کاغذ، کتابت، طباعت، سرورق دیدہ زیب -

کہند اسائیں

مرتب : افضل پرویز

ناشر : پاکستان پنجابی ادبی بورڈ، ۵۸ لارنس روڈ، لاہور

صفحات ۲۱۶ - کاغذ، کتابت، طباعت، سرورق عمدہ - قیمت ۱۸ روپے

سائیں احمد علی پشاوری، پنجابی کے مشہور شاعر تھے - وہ زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن اللہ نے ان کو اس قدر ذہانت عطا کی تھی اور اس درجہ ملکہ شعری سے نوازا تھا کہ فارسی میں بھی شعر کہتے تھے اور اردو میں بھی - لیکن ان کا اصل میدان پنجابی تھا - پنجابی زبان میں انھوں نے شاندار اشعار کہے اور بہترین کلام اپنے پیچھے چھوڑا - سائیں احمد علی نے صحیح روایت کے مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۳۰ کو وفات پائی -

پاکستان پنجابی ادبی بورڈ نے "کہند اسائیں" کے نام سے ان کا وہ کلام شائع کیا ہے، جو میسّر آسکا - کلام جناب افضل پرویز صاحب نے ترتیب دیا ہے، لائق مرتب نے کتاب کے شروع میں ۷۶ صفحات کا مقدمہ سپردِ قلم کیا ہے، جس میں سائیں احمد علی کے حالات ان کی شاعری، ان کا دور، ان کے شاگرد وغیرہ امور کو تفصیل سے بیان کیا ہے -- کتاب ہر لحاظ سے دلچسپ ہے -